بسم الله الرحمٰن الرحیم

عمرو بن معد یکرب الزبیدیؓ!

(عربی سے ترجمہ)

https://alwaie.org/archives/article/20573

الوعي میگزین – شمارہ نمبر،484

اکتالیسواں سال، جمادی الاول 1448ھ

بمطابق، اکتوبر 2026ء

تحریر : ریان عیسیٰ – عراق

وہ عمرو بن مَعْدِ یْکَرِب (یا مَعْدِیْ کَرِب) بن عبد اللہ بن عَمرِو بن عصم بن عمرِو بن زُبَید الأصغر بن ربیعة بن سلمة بن مازن بن ربیعة بن منبه ہیں۔ اور انہی کو زُبَید الأکبر کہا جاتا ہے، ان کا سلسلۂ نسب یوں ہے : زبید الأکبر بن الحارث بن صعب بن سَعْد العشیرة بن مَذْحِج بن أدد بن عریب بن یَشْجُب بن زید بن گَهْلان بن سبأ بن یشجب بن یَعْرُب بن قحطان۔

معدیکرب ایک قدیم عربی مذکر نام ہے، جس کی اصل یمن سے تعلق رکھتی ہے۔ اس نام کے معنی ہیں: (الشخص الذي تعدّاه وتجاوزه الكرْب (الغم والحزن) أو الفساد) "وہ شخص جس سے رنج و غم، پریشانی یا فساد دور ہو چکا ہو، یا جو ان سے محفوظ رہ گیا ہو"۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس نام کے معنی قوی، ناصر (مددگار) یا مبارک شخص کے ہیں۔

جب عمرو بن معدیکرب ایک وفد کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، تو حج کے مناسک سے متعلق بعض روایات کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور قبیلہ زبید سے تعلق رکھنے والے ان کے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: «أجيزُوا بطنَ عرفةَ فإنّما هُم إذ أسْلَموا إخوانكُم» "وادیٔ عرفہ سے گزر جاؤ، کیونکہ جب وہ اسلام قبول کر چکے ہیں تو اب وہ تمہارے بھائی ہیں"۔ اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن معدیکرب اور ان کی قوم کو تلبیہ پڑھنے کا صحیح طریقہ بھی سکھایا۔

زمانۂ جاہلیت کے دور میں عمرو بن معدیکرب جنگی حملوں اور چھاپہ مار کارروائیوں کے لئے مشہور تھے اور عربوں کے درمیان خاص شہرت رکھتے تھے۔ اس حوالے سے ابو محمد الہمدانی بیان کرتے ہیں: «تثليث: واد بنجد، وهو على يومين من جرش، في شرقيها إلى الجنوب، وعلى ثلاث مراحل ونصف من نجران، إلى ناحية الشمال. وتثليث لبني زبيد، وهم فيها إلى اليوم، وبها كان مسكن عمرو بن معد يكرب الزبيدي» "تثلیث؛ نجد کی ایک وادی ہے، جو جرش سے مشرق اور جنوب کی جانب دو دن کی مسافت پر واقع ہے، جبکہ یہ وادی نجران سے شمال کی جانب تقریباً ساڑھے تین دن کی مسافت پر واقع ہے۔ تثلیث قبیلہ بنو زبید کا علاقہ ہے، اور وہ آج تک وہاں آباد ہیں۔ اسی مقام پر عمرو بن معدیکرب الزبیدی کا مسکن تھا "۔

ایک دوسرے مقام پر ابو محمد ہمدانی بیان کرتے ہیں: «تثليث وكان لعمرو بن معد يكرب فيه حصن ونخل» "تثلیث میں عمرو بن معدیکرب کا ایک قلعہ اور کھجوروں کے باغات بھی تھے"۔ عمرو بن معدیکرب کی بہن کا نام ریحانہ تھا، جو الصِّمَّة الأصغر کی زوجہ تھیں۔ ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے، جن کے نام درید بن الصِمّہ اور عبداللہ تھے۔ عمرو بن معدیکرب، الزبرقان بن بدر کے خالہ زاد بھائی بھی تھے۔

عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام میں سے تھے۔ وہ غیر معمولی طور پر بلند قامت اور نہایت جسیم الجثہ انسان تھے۔ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انہیں دیکھتے تو ان کے قد و قامت اور جسمانی ڈیل ڈول پر تعجب کرتے ہوئے فرماتے: «سبحان من خلقنا وخلقك يا عمرو» "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمیں بھی پیدا کیا اور تمہیں بھی پیدا کیا، اے عمرو!"

عمرو بن معدیکرب کا قبولِ اسلام :

عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ جب انہیں اور ان کے دوست قیس بن مکشوح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خبر پہنچی تو عمرو نے اپنے دوست سے کہا: «قد ذُكر لنا أن رجلاً من قريش يقال له محمد، قد خرج بالحجاز، يقول إنه نبي، فانطلق بنا إليه حتى ننظر أمره، فإن كان نبياً كما يقول؛ فإنه لن يخفى عليك، كان غير ذلك؛ علمنا» "ہمیں خبر ملی ہے کہ قریش میں سے محمد نامی ایک شخص نے حجاز میں اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے۔ آؤ، ہم اس کے پاس چلتے ہیں تاکہ اس کے معاملے کی حقیقت معلوم کریں۔ اگر وہ واقعی نبی ہے، جیسا کہ وہ کہتا ہے، تو یہ بات تم سے پوشیدہ نہیں رہے گی، اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو ہم وہ بھی جان لیں گے"۔ لیکن قیس بن مکشوح نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ عمرو بن معدیکرب اکیلے ہی مدینہ روانہ ہو گئے۔ وہاں وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے، جنہوں نے ان کی عزت و تکریم کی اور ان کی خوب مہمان نوازی فرمائی۔ اس کے بعد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے، جہاں عمرو بن معدیکرب نے اسلام قبول کر لیا۔

وہ ایک شاعر اور ماہر شہسوار تھے، اور اپنی شجاعت، بہادری اور جوانمردی کی وجہ سے اس قدر مشہور تھے کہ انہیں **"فارس العرب"** (عربوں کا عظیم شہسوار) کا لقب دیا گیا تھا۔ ان کے پاس ایک مشہور تلوار تھی جس کا نام "الصمصامہ" تھا، یعنی ایک قابل اور تیز دھار تلوار۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنی یہ مشہور تلوار ان کے پاس بھیجیں۔ چنانچہ عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار امیرالمؤمنین کی خدمت میں بھیج دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس تلوار سے وار کرکے اسے آزمایا، لیکن انہیں اس میں وہ قوت اور تیزی محسوس نہ ہوئی جس کے بارے میں انہوں نے سن رکھا تھا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اس بات پر سرزنش کی۔ عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: (إنما بعثت إلى أمير المؤمنين بالسيف، ولم أبعث بالساعد الذي يضرب به) "میں نے امیرالمؤمنین کے پاس صرف تلوار بھیجی تھی، وہ بازو نہیں بھیجا تھا جو اس تلوار سے وار کرتا ہے"۔

انہوں نے شام اور عراق کی اسلامی فتوحات میں حصہ لیا اور جنگِ یرموک اور جنگِ قادسیہ میں بھی شریک ہوئے۔ مسلمانوں کی اپنے دشمنوں کے خلاف ہونے والی کسی جنگ میں

شرکت سے وہ کبھی پیچھے نہیں رہے۔ امیرالمؤمنین، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی قدر و اہمیت اور ان کی جنگی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھے۔ وہ انہیں ایک ہزار شہسواروں کے برابر سمجھتے تھے۔ اسی لئے عمر رضی اللہ عنہ اپنے سپہ سالاروں کو ہدایت فرماتے تھے کہ جن اسلامی فتوحات میں عمرو بن معدیکرب شریک ہوں، ان کی جنگی حکمتِ عملی اور لشکر کی کارروائیوں کے بارے میں ان سے مشورہ ضرور کیا جائے۔

جنگِ یرموک کے دن عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے نہایت شجاعت، بہادری اور جانثاری کے ساتھ جنگ لڑی۔ وہ شہادت کی آرزو رکھتے ہوئے دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہے، یہاں تک کہ دشمن کو شکست ہوئی اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لشکروں کے سامنے سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اور جنگِ قادسیہ سے کچھ ہی پہلے اسلامی لشکر کے سپہ سالار، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے امیرالمؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فارسیوں کے خلاف جنگ میں مدد کے لئے مزید فوجی کمک طلب کی۔ چنانچہ امیرالمؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے صرف دو افراد روانہ کیے: عمرو بن معدیکرب اور طلیحہ بن خویلد۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کے نام اپنے پیغام میں فرمایا: «إني أمددتك بألفي رجل» "میں نے تمہاری مدد کے لئے دو ہزار آدمیوں کے برابر کمک بھیج دی ہے"۔

جب جنگ شروع ہوئی تو عمرو بن معدیکربؓ بے خوف ہو کر دشمن کی صفوں میں جا گھسے اور دائیں بائیں تلوار کے وار کرتے ہوئے دشمنوں کا مقابلہ کرنے لگے۔ جب مسلمانوں نے انہیں اس بہادری سے لڑتے دیکھا تو وہ بھی ان کے پیچھے دشمن پر ٹوٹ پڑے اور فارسی فوجیوں کو بڑی تعداد میں قتل کرنے لگے۔ دورانِ جنگ عمرو بن معدیکربؓ ایک موقع پر مسلمان سپاہیوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور انہیں جنگ میں بہادری اور ثابت قدمی کی ترغیب دیتے ہوئے پکارا: «يا معشر المهاجرين كونوا أسوداً أشدَّاء، فإن الفارس إذا ألقى رمحه يئس» "اے مہاجرین کی جماعت! طاقتور اور بہادر شیروں کی طرح بن جاؤ، کیونکہ جب کوئی شہسوار اپنا نیزہ پھینک دیتا ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے"۔ جب فارسی فوج کے ایک کمانڈر نے عمرو کو اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے دیکھا تو اس نے ان کی طرف تیر چلایا۔ تیر ان کی کمان پر لگا، لیکن انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اس پر عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اس کمانڈر پر جھپٹے اور اسے نیزہ مار کر زخمی کر دیا۔ پھر اسے پکڑ کر مسلمانوں کی صفوں کے درمیان لے آئے اور اس کا سر قلم کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: «اصنعوا هكذا» "تم بھی اسی طرح کرو!" اس کے بعد وہ مسلسل بہادری سے لڑتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مکمل فتح عطا فرما دی۔

اور جنگِ قادسیہ میں اپنی اور اپنی قوم کی بہادری اور جنگی کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے یہ اشعار کہے:

والقادسية حين زاحم رستم ... كنا الحماة بهن كالأشطان..

الضاربين بكل أبيض مخذّم ... والطاعنين مجامع الأضغان..

"اور قادسیہ کے میدان میں، جب رستم نے آگے بڑھ کر ٹکر دی ... تو ہم اپنی عورتوں کے محافظ تھے جیسے کہ مضبوط رسیاں ڈٹی ہوں..

ہم وہ تھے جو ہر تیز دھار اور کاٹ دار تلوار سے دشمن پر وار کرتے تھے.. اور اپنے نیزوں سے دشمنوں کے سینوں، جہاں کینے اور عداوتیں چھپی ہوتی ہیں، کو چھیدنے والے تھے..“

جنگِ نہاوند میں مسلمانوں کو نہاوند کی فتح کے سلسلے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کے سپہ سالار، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ایک پیغام بھیجا، جس میں فرمایا: «اسْتَشِر واستعن في حربك بطلحة وعمرو بن معد يكرب، وشاورهما في الحرب، ولا تُولِّهما من الأمر شيئاً، فإن كل صانع هو أعلم بصناعته» ”اپنی جنگ میں طلیحہ اور عمرو بن معدیکرب سے مشورہ بھی کرو اور ان کی مدد بھی حاصل کرو۔ جنگی معاملات میں ان دونوں کی رائے سے فائدہ اٹھاؤ، لیکن انہیں کسی معاملے کی قیادت یا ذمہ داری نہ سونپو، کیونکہ ہر فن کا ماہر اپنے فن کو دوسروں سے زیادہ بہتر جانتا ہے“۔ عمرو بن معدیکربؓ نے اس جنگ میں بھی نہایت شجاعت اور جوانمردی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا اور بھرپور جنگ لڑی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نہاوند میں فتح عطا فرما دی۔

عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی وفات :

زیادہ معتبر روایات کے مطابق عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ 21 ہجری میں جنگِ نہاوند کے دوران لگنے والے زخموں کے باعث شہید ہوئے۔ اس جنگ میں انہیں متعدد زخم آئے تھے۔ یوں عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔ انہیں نہاوند کے قریب واقع (روذة) گاؤں میں دفن کیا گیا۔